60288-اسراء ومعراج کا جشن منانا

سوال

رجب کی ستائیسویں رات کو اسراء ومعراج کا جشن منانے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اسراء اور معراج کی شب اللہ عزوجل کی ان عظیم الشان نشانیوں میں سے ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اللہ کے نزدیک آپ کے عظیم مقام ومرتبہ پر دلالت کرتی ہے ، نیز اس سے اللہ عزوجل کی حیرت کن قدرت اور اس کے اپنی تمام مخلوقات پر عالی وبلند ہونے کا ثبوت ملتا ہے .

اللہ تعالی نے فرمایا :

.{سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا إنه هو السميع البصير}.الاسراء (1).

پاک ہے وہ اللہ تعالی جو اپنے بندے کو رات ہی میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے ، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں ، یقینا اللہ تعالی ہی خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر لے جایا گیا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر آسمانوں کے دروازے کھولے گئے یہاں تک کہ ساتویں آسمان سے آگے گزر گئے ، وہاں پر آپ کے رب نے اپنے ارادہ کے مطابق آپ سے گفتگو فرمائی اور پانچ وقت کی نمازیں فرض کیں ، اللہ عزوجل نے پہلے پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں تھیں ، پھر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اللہ کے پاس جاتے اور تخفیف کا سوال کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اسے باعتبار فرضیت پانچ وقت کی کردیا اور اجر وثواب پچاس نمازوں ہی کا باقی رکھا ، کیونکہ ہر نیکی دس گنا بڑھائی جاتی ہے لہذا اللہ تعالی ہی تمام تر نعمتوں پر حمد وشکر کا سزاوار ہے .

یہ رات جس میں اسرا ومعراج کا واقعہ پیش آیا اس کی تعیین کے بارہ میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے ، بلکہ اس کی تعیین میں جو روایتیں بھی آئی ہیں محدثین کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں ، اور اس شب کو لوگوں کے ذہنوں سے بھلا دینے میں اللہ تعالی کی کوئی بڑي حکمت ضرور پوشیدہ ہے ، اور اگر اس کی تعیین ثابت بھی ہوجائے تو مسلمانوں کے لئے اس میں کسی طرح کا جشن منانا یا اسے کسیعبادت کے لئے خاص کرنا جائز نہیں ہے ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے نہ تو اس میں کسی طرح کا کوئی جشن منایا اور نہ ہی اسے کسی عبادت کے لئے خاص کیا ، اور اگر اس شب میں جشن منانا اور اجتماع کرنا شرعا ثابت ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول یا فعل سے اسے امت کے لئے ضرور واضح کرتے ، اور اگر عہد نبوي یا عہد صحابہ میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ بلاشبہ معروف ومشہور ہوتی اور صحابہ کرام اسے نقل کرکے ہم تک ضرور پہنچاتے کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے امت کو ہر وہ بات پہنچائی جس کی امت کو ضرورت تھی ، اور دین کے کسی بھی معاملہ میں کوئی کوتاہی نہ کی بلکہ وہ نیکی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے چنانچہ اگر اس شب میں جشن منانے اور محفل معراج منعقد کرنے کی کوئی شرعی حیثیت ہوتی تو وہ سب سے پہلے اس پر عمل کرتے .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم امت کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام الہی کو پورے طور پر پہنچا کر امانت کی ادائیگی فرمادي ، لہذا اگر اس شب کی تعظیم اور اس میں جشن منانا دین اسلام سے ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قطعا اسے نہ چھوڑتے اور نہ ہی اسے چھپاتے ، لیکن جب عہد نبوي اور عہد صحابہ میں یہ سب کچھ نہیں ہوا تو یہ بات واضح ہوگئی کہ

شب معراج کی تعظیم اوراس کے اجتماع کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کے لئے اپنے دین کی تکمیل فرمادي ہے، اوران پر اپنی نعمت کا اتمام کردیاہے، اورہراس شخص پر عیب لگایاہے جومرضی الہی کے خلاف بدعات ایجاد کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب مبین قرآن کریم میں سورۃ المائدہ کے اندر فرمایا :

.{اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا }.المائدة (3/5).

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا، اور تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا.

اور اللہ عزوجل نے سورۃ الشوری میں فرمایا :

.{أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم يأذن به الله ولولا كلمة الفصل القضي بينهم وإن الظالمين لهم عذاب أليم }.الشورى (21/42).

کیاان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کردئے ہیں جو اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں، اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کردیاجاتا، یقینا (ان) ظالموں کے لئے ہی دردناک عذاب ہے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں بدعات سے بچنے کی تاکید اوراس کے گمراہی ہونے کی صراحت ثابت ہے، تاکہ امت کے افراد ان کے بھیانک خطرات سے آگاہ ہوکر ان کے ارتکاب سے پرہیزواجتناب کریں.

چنانچہ صحیح بخاري ومسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروي ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهورد"

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیاکام نکالاجو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے.

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهورد"

جس نے کوئی ایسا عمل کیاجوہمارے اسلام میں نہیں تووہ ناقابل قبول ہے.

اور صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں فرمایاکرتے تھے :

"أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة"

حمدوصلاۃ کے بعد : بیشک بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور بدترین کام نئی ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اورہر بدعت گمراہی ہے.

اور سنن میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں انتہائی جامع نصیحت فرمائی جس سے دلوں میں لرزہ طاری ہوگیا اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں، تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ الوداعی پیغام معلوم ہوتا ہے لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اُوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وإن تاَمر علیکم عبد فإنہ من یعش منکم بعدي فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتي وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدي تمسکوا بہا وعضوا علیھا بالنواجذ وإیاکم ومحدثات الأمور فإن کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ"

میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے، حاکم وقت کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی حاکم بن جائے، اور میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم میري سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اسے دانتوں سے مضبوط پکڑلو اور دین میں نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے .

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور سلف صالحین بھی بدعتوں سے ڈراتے اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے رہے کیونکہ بدعات دین میں زیادتی اور مرضی الہی کے خلاف شریعت سازي ہیں بلکہ یہ اللہ کے دشمن یہود و نصاري کی مشابہت ہے ، جس طرح انہوں نے اپنے اپنے دین (یہودیت ، عیسائیت) میں نئی چیزوں کا اضافہ کرلیا اور مرضی الہی کے خلاف بہت سی چیزیں ایجاد کرلیں نیز بدعات ایجاد کرنے کا لازمی نتیجہ دین اسلام کو نقص اور عدم کمال سے متہم کرنا ہے .

اور یہ تو واضح ہی ہے کہ بدعات کے ایجاد کرنے میں بہت بڑي خرابی اور شریعت کی انتہائی خلاف ورزي ہے ، نیز اللہ عزوجل کے اس فرمان

.{الیوم اکملت لکم دینکم}.

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے ، سے ٹکراؤ اور بدعات سے ڈرانے اور نفرت دلانے والی احادیث رسول کی صریح مخالفت بھی ہے .

مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ میں ہماري طرف سے پیش کردہ دلیلیں حق کے طلبگار کے لئے بدعت شب معراج کے انکار اور اس سے ڈرانے کے لئے کافی اور تسلی بخش ہوں گی، اور ان سے یہ بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ شب معراج کے جشن اور اجتماع کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے .

چونکہ اللہ نے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی اور ان تک شریعت کی تبلیغ واشاعت کو واجب اور علم کے چھپانے کو حرام قرار دیا ہے ، تو میں نے مناسب سمجھا کہ مسلمان بھائیوں کو اس بدعت سے باخبر کردوں جو بیشتر ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے دین کا ایک حصہ سمجھ لیا ہے .

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے انہیں دین کی سمجھ عطا فرمادے اور ہمیں اور ان کو حق پر کاربند اور ثابت قدم رہنے اور خلاف حق امور سے گریز کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، وہ اللہ اس کا کارساز اور اس پر قادر ہے .

اور اللہ اپنے بندے اور رسول ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں پر رحمت وسلامتی اور برکت نازل فرمائے .